الْاِنْشِقاق Al-Inshiqaq

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

Name

It is derived from the word *inshiqaq* in the first verse. *Inshiqaq* is infinitive which means to split asunder, thereby implying that it is the Surah in which mention has been made of the splitting asunder of the heavens.

Period of Revelation

This is one of the earlier Surahs to be revealed at Makkah. The internal evidence of its subject matter indicates that persecution of the Muslims had not yet started; however, the message of the Quran was being openly repudiated at Makkah and the people were refusing to acknowledge that

Resurrection would ever take place when they would have to appear before their God to render an account of their deeds.

Theme and Subject Matter

Its theme is the Resurrection and Hereafter.

In the first five verses, not only have the state of Resurrection been described vividly but an argument of its being true and certain has also been given. It has been stated that the heavens on that Day will split asunder, the earth will be spread out plain and smooth, and it will throw out whatever lies inside it of the dead bodies of men and evidences of their deeds so as to become completely empty from within. The argument given for it is that such will be the command of their Lord for the heavens and the earth; since both are His creation, they cannot dare disobey His command. For them the only right and proper course is that they should obey the command of their Lord.

Then, in verses 6-19 it has been said that whether man is conscious of this fact or not, he in any case is moving to the destination when he will appear and stand before his Lord. At that time all human beings will divide into two parts. First, those whose records will be given in their right hands, they will be forgiven without any severe reckoning. Second, those whose records will be given to them from behind their backs. They will wish that they should die somehow, but they will not die; instead they will be cast into Hell. They will meet with this fate because in the world they remained lost in the misunderstanding that they would never have to appear before God to render an account of their deeds,

whereas their Lord was watching whatever they were doing, and there was no reason why they should escape the accountability for their deeds. Their moving gradually from the life of the world to the meting out of rewards and punishments in the Hereafter was as certain as the appearance of twilight after sunset, the coming of the night after the day, the returning of men and animals to their respective abodes at night, and the growing of the crescent into full moon.

In conclusion, the disbelievers who repudiate the Quran instead of bowing down to God when they hear it, have been forewarned of a grievous punishment and the good news of limitless rewards has been given to the believers and the righteous.

نام

پہلی ہی آیت کے لفظ انشقت سے ماخوذ ہے۔ انشقاق مصدر ہے جس کے معنیٰ پھٹ جانے کے ہیں اور اس نام کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ سورت ہے جس میں آسمان کے پھٹنے کا ذکر آیا ہے۔

زمانۂ نزول

یہ بھی مکۂ معظمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔ اس کے مضمون کی داخلی شہادت یہ بتا رہی ہے کہ ابھی ظلم و ستم کا دور شروع نہیں ہوا تھا، البتہ قرآن کی دعوت کو مکہ میں برملا جھٹلایا جا رہا تھا اور لوگ یہ ماننے سے انکار کر رہے تھے کہ کبھی قیامت برپا ہوگی اور انہیں اپنے خدا کے سامنے جواب دہی کے لیے حاضر ہونا پڑے گا۔

موضوع اور مضمون

اس کا موضوع قیامت اور آخرت ہے۔

پہلی پانچ آیتوں میں نہ صرف قیامت کی کیفیت بیان کی گئی ہے بلکہ اس کے برحق ہونے کی دلیل بھی دے دی گئی ہے۔ اس کی کیفیت یہ بتائی گئی ہے کہ اس روز آسمان پھٹ جائے گا، زمین پھیلا کر ہموار میدان بنا دی جائے گی، جو کچھ زمین کے پیٹ میں ہے (یعنی مردہ انسانوں کے اجزائے بدن اور ان کے اعمال کی شہادتیں) سب کو نکال کر وہ باہر پھینک دے گی، حتیٰ کہ اس کے اندر کچھ باقی نہ رہے گا اور اس کی دلیل یہ دی گئی ہے کہ آسمان وزمین کے لیے ان کے رب کا حکم یہی ہوگا اور چونکہ دونوں اس کی مخلوق ہیں اس لیے وہ اس کے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتے، ان کے لیے حق یہی ہے کہ وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کریں۔

اس کے بعد آیت 6 سے 19 تک میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو خواہ اس کا شعور ہو یا نہ ہو، بہرحال وہ اس منزل کی طرف چاروناچار چلا جا رہا ہے جہاں اسے اپنے رب کے آگے پیش ہونا ہے۔ پھر سب انسان دو حصوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک، وہ جن کا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ وہ کسی سخت حساب فہمی کے بغیر معاف کر دیے جائیں گے۔ دوسرے وہ جن کا نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔ وہ چاہیں گے کہ کسی طرح انہیں موت آجائے، مگر مرنے کے بجائے وہ جہنم میں جھونک دیے جائیں گے۔ ان کا یہ انجام اس لیے ہوگا کہ وہ دنیا میں اس غلط فہمی پر مگن رہے کہ کبھی خدا کے سامنے جواب دہی کے لیے حاضر ہونا نہیں ہے۔ حالانکہ ان کا رب ان کے سارے اعمال کو دیکھ رہا تھا اور کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ ان اعمال کی بازپرس سے چھوٹ جائیں۔ ان کا دنیا کی زندگی سے آخرت کی جزا و سزا تک درجہ بدرجہ پہنچنا اتنا ہی یقینی ہے جتنا سورج ڈوبنے کے بعد شفق کا نمودار ہونا، دن کے بعد رات کا آنا اور اس میں انسان اور حیوانات کا اپنے اپنے بسیروں کی طرف پلٹنا، اور چاند کا ہلال سے بڑھ کر ماہِ کامل بننا یقینی ہے۔

آخر میں ان کفار کو دردناک سزا کی خبر دے دی گئی ہے جو قرآن کو سن کر خدا کے آگے جھکنے کے بجائے الٹی تکذیب کرتے ہیں، اور ان لوگوں کو بے حساب اجر کا مژدہ سنا دیا گیا ہے جو ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔	**In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful.**

1. When the heaven splits asunder.	جب آسمان پھٹ جائے گا۔	إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ ﴿۱﴾
2. And listens to its Lord, and it was obliged to do so. *1	اور سن لے گا اپنے رب کو اور اسکو لازم بھی یہی ہے۔ *1	وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتۡ ۙ ﴿۲﴾

*1 Literally: And listens its Lord's command. However, according to Arabic usage *adhina lahu* does not only mean: He heard the command but it means: Hearing the command he carried it out promptly like an obedient servant.

*1 اصل میں اَذِنَتۡ لِرَبِّهَا کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کے لفظی معنی ہیں "وہ اپنے رب کا حکم سنے گا"۔ لیکن عربی زبان میں محاورے کے طور پر اَذِنَ لَہٗ کے معنی صرف یہی نہیں ہوتے کہ اس نے حکم سنا بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اُس نے حکم سن کر ایک تابع فرمان کی طرح اس کی تعمیل کی اور ذرا سرتابی نہ کی۔

3. And when the earth is stretched out. *2	اور جب زمین پھیلادی جائے گی۔ *2	وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۙ ﴿۳﴾

*2 When the earth is stretched out: when the oceans and rivers are filled up, the mountains are crushed to pieces and scattered away, and the earth is leveled and turned into a smooth plain. In Surah TaHa, the same thing has been expressed, thus: He will turn the earth into an empty level plain, wherein you will neither see any curve nor crease. (verses 106-107). Hakim in Mustadrak has related through authentic channels on the authority of Jabir bin Abdullah a saying of the Prophet (peace be upon him) to the effect: On the Resurrection Day the earth will be flattened out and

spread out like the table-cloth; then there will hardly be room on it for men to place their feet. To understand this saying one should keep in mind the fact that on that Day all men who will have been born from the first day of creation till Resurrection, will be resurrected simultaneously and produced in the divine court. For gathering together such a great multitude of the people it is inevitable that the oceans, rivers, mountains, jungles, ravines and all high and low areas be leveled and the entire globe of the earth be turned into a vast plain so that all individuals of human race may have room on it to stand on their feet.

2*زمین کے پھیلا دیے جانے کا مطلب یہ ہے کہ سمندر اور دریا پاٹ دیے جائیں گے، پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے بکھیر دیے جائیں گے، اور زمین کی ساری اونچ نیچ برابر کر کے اسے ایک ہموار میدان بنا دیا جائے گا۔ سورہ طٰہٰ میں اس کیفیت کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ "اُسے چٹیل میدان بنا دے گا جس میں تم کوئی بل اور سلوٹ نہ پاؤ گے۔" (آیات ۱۰۶-۱۰۷)۔ حاکم نے مستدرک میں عمدہ سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ کے حوالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ "قیامت کے روز زمین ایک دسترخوان کی طرح پھیلا کر بچھا دی جائے گی، پھر انسانوں کے لیے اس پر صرف قدم رکھنے کی جگہ ہوگی"۔ اِس بات کو سمجھنے کے لیے یہ حقیقت نگاہ میں رہنی چاہیے کہ اُس دن تمام انسانوں کو جو اولِ روزِ آفرینش سے قیامت تک پیدا ہوئے ہوں گے، بیک وقت زندہ کر کے عدالتِ الٰہی میں پیش کیا جائیگا۔ اتنی بڑی آبادی کو جمع کرنے کے لیے ناگزیر ہے کہ سمندر، دریا، پہاڑ، جنگل، گھاٹیاں اور پست و بلند علاقے سب کے سب ہموار کر کے پورے کرہ زمین کو ایک میدان بنا دیا جائے تاکہ اس پر ساری نوع انسانی کے افراد کھڑے ہونے کی جگہ پاسکیں۔

وَ اَلۡقَتۡ مَا فِيۡهَا وَ تَخَلَّتۡ	اور نکال کر باہر ڈالدے گی جو کچھ	4. And has cast out what was within

it, and becomes empty. *3	اس میں ہے اور خالی ہو جائے گی۔ *3	۴

*3 That is, it will throw out all dead bodies of men and also the traces and evidences of their deeds lying within it, so that nothing remains hidden and buried in it.

*3 مطلب یہ ہے کہ جتنے مرے ہوئے انسان اس کے اندر پڑے ہوں گے سب کونکال کر وہ باہر ڈال دے گی، اور اسی طرح اُن کے اعمال کی جو شہادتیں اُس کے اندر موجود ہوں گی وہ سب بھی پوری کی پوری باہر آجائیں گی، کوئی چیز بھی اُس میں چھپی اور دبی ہوئی نہ رہ جائے گی۔

5. And listens to its Lord, and it was obliged to do so. *4	اور سن لے گی اپنے رب کو اور اسکولازم بھی یہی ہے ۔ *4	وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ ۝۵

*4 Here, it has not been expressly told what will happen when such and such an event takes place, for the subsequent theme by itself explains this, as if to say: O man, you are moving towards your Lord and are about to meet Him; you will be given your conduct book; and rewarded or punished according to your deeds."

*4 یہ صراحت نہیں کی گئی کہ جب یہ واقعات ہوں گے تو کیا ہو گا، کیونکہ بعد کا یہ مضمون اُس کو آپ سے آپ ظاہر کر دیتا ہے کہ اے انسان تو اپنے رب کی طرف چلا جا رہا ہے، اُس کے سامنے حاضر ہونے والا ہے، تیرا نامۂ اعمال تجھے دیا جانے والا ہے ، اور جیسا تیرا نامۂ اعمال ہو گا اس کے مطابق تجھے جزا یا سزا ملنے والی ہے۔

6. O mankind, indeed you are laboring toward your Lord, *5 with a sure exertion, so	اے انسان بیشک تجھے تکلیف اٹھانا ہے اپنے رب کی طرف *5 خوب تکلیف ۔ پھر تو اس سے	یٰۤاَیُّهَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدۡحًا فَمُلٰقِيۡهِ ۝۶

you shall meet Him.	جا ملے گا۔	

*5 That is, "You may if you so like think that all your efforts and endeavors in the world are confined to worldly life and motivated by worldly desires, yet the truth is that you are moving, consciously or unconsciously, towards your Lord and you have ultimately to appear before Him in any case.

5*یعنی وہ ساری تگ و دَو اور دوڑ دھوپ جو تو دنیا میں کر رہا ہے، اُس کے متعلق چاہے تو یہی سمجھتا رہے کہ یہ صرف دنیا کی زندگی تک ہے اور دنیوی اغراض کے لیے ہے، لیکن در حقیقت تو شعوری یا غیر شعوری طور پر جا رہا ہے اپنے رب ہی کی طرف اور آخر کار وہیں تجھے پہنچ کر رہنا ہے۔

7. Then as for him who is given his record in his right hand.	پس یہ کہ جس کو دیا جائے گا اس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں۔	فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیۡنِهٖ ۙ﴿۷﴾
8. Then soon he shall be judged, an easy reckoning. *6	پس عنقریب اس سے حساب لیا جائے گا، ایک آسان حساب۔ *6	فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ۙ﴿۸﴾

*6 That is, his reckoning will be less severe. He will not be asked why he had done such and such a thing and what excuses he had to offer for it. Though his evil deeds will also be there along with his good deeds in his records, his errors will be overlooked and pardoned in view of his outweighing good deeds. In the Quran, for the severe reckoning of the wicked people the words *su-al-hisab* (heavy reckoning) have been used (Surah Ar-Raad, Ayat 181), and concerning the righteous it has been said: From such people, We accept the best of their deeds and overlook their evils. (Surah Al-

Ahqaf, Ayat 16). The explanation of it given by the Prophet (peace be upon him) has been related in different words by lmam Ahmad Bukhari, Muslim, Tirmidhi, Nasai, Abu Daud, Hakim, Ibn Jarir, Abd bin Humaid, and Ibn Marduyah on the authority of Aishah. According to one of these traditions the Prophet (peace be upon him) said: Doomed will be he who is called to account for his deeds. Aishah said: O Messenger of Allah, has not Allah said: He whose record is given in his right hand shall have an easy reckoning? The Prophet (peace be upon him) replied: That is only about the presentation of the deeds, but the one who is questioned would be doomed. In another tradition Aishah has related: I once heard the Prophet (peace be upon him) supplicate during the prayer, thus: O God, call me to a light reckoning. When he brought his Prayer to conclusion, I asked what he meant by that supplication. He replied: Light reckoning means that one's conduct book will be seen and one's errors will be overlooked. O Aishah, the one who is called to account for his deeds on that Day, would be doomed.

6* یعنی اُس سے سخت حساب فہمی نہ کی جائے گی۔ اُس سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ فلاں فلاں کام تو نے کیوں کیے تھے اور تیرے پاس اُن کاموں کے لیے کیا عذر ہے۔ اُس کی بھلائیوں کے ساتھ اُس کی برائیاں بھی اُس کے نامہ اعمال میں موجود ضرور ہوں گی، مگر بس یہ دیکھ کر کہ بھلائیوں کا پلڑا برائیوں سے بھاری ہے ، اس کے قصوروں سے درگزر کیا جائے گا اور اسے معاف کر دیا جائے گا۔ قرآن مجید میں بداعمال لوگوں سے سخت حساب فہمی کے لیے سُوءُ الْحِسَابِ (بری طرح حساب لینے) کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں (الرعد، آیت ۱۸)، اور نیک لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ”یہ وہ لوگ ہیں جن سے ہم ان کے بہتر اعمال قبول کرلیں گے اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں گے“ (الاحقاف، آیت ۱۶)۔ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اِس کی جو تشریح فرمائی ہے اُسے امام احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نِسائی، ابو داؤد، حاکم، ابن جریر، عبد بن حمید اور بن مردویہ نے مختلف الفاظ میں حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے ۔ ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا" جس سے بھی حساب لیا گیا وہ مارا گیا"۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ "جس کا نامہ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا"؟ حضورؐ نے جواب دیا" وہ تو صرف اعمال کی پیشی ہے ، لیکن جس سے پوچھ گچھ کی گئی وہ مارا گیا"۔ ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضورؐ کو نماز میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کہ "خدایا مجھ سے ہلکا حساب لے"۔ آپ نے جب سلام پھیرا تو میں نے اس کا مطلب پوچھا۔ آپ نے فرمایا" ہلکے حساب سے مراد یہ ہے کہ بندے کے نامہ اعمال کو دیکھا جائے گا اور اُس سے درگزر کیا جائے گا۔ اے عائشہؓ، اُس روز جس سے حساب فہمی کی گئی وہ مارا گیا"۔

9. And he shall return to his family, rejoicing. *7	اور وہ لوٹے گا اپنے اہل و عیال میں خوش خوش ۔ *7	وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ ﴿۹﴾

*7 His kinsfolk: his family and relatives and companions who will have been pardoned even like himself.

*7 اپنے لوگوں سے مراد آدمی کے وہ اہل وعیال، رشتہ دار اور ساتھی ہیں جو اُسی کی طرح معاف کیے گئے ہوں گے۔

10. And as for him who is given his record behind his back. *8	اور یہ کہ جس کو دیا جائے گا اس کا نامہ اعمال اسکی پیٹھ کے پیچھے سے۔ *8	وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ ﴿۱۰﴾

*8 In Surah Al-Haaqqah, Ayat 25, it was said that his record will be given to him in his left hand but here behind his back. This will probably be for the reason that he would already have lost all hopes that he would be given his

record in his right hand, for he would be well aware of his misdeeds and sure to receive his record in his left hand. However, in order to avoid the humiliation of receiving it in the left hand, in front of all mankind, he will withdraw his hand behind and so would receive it behind his back.

*8 سورہ الحاقہ میں فرمایا گیا ہے کہ جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ۔ اور یہاں ارشاد ہوا ہے اُس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔ غالباً اس کی صورت یہ ہوگی کہ وہ شخص اِس بات سے تو پہلے ہی مایوس ہوگا کہ اُسے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ملے گا، کیونکہ اپنے کرتوتوں سے وہ خوب واقف ہوگا اور اسے یقین ہوگا کہ مجھے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ملنے والا ہے ۔ البتہ ساری خلقت کے سامنے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال لیتے ہوئے اُسے خفت محسوس ہوگی، اس لیے وہ اپنا ہاتھ پیچھے کرلے گا۔ مگر اِس تدبیر سے یہ ممکن نہ ہوگا کہ وہ اپنا کچا چٹھا اپنے ہاتھ میں لینے سے بچ جائے ۔ وہ تو بہر حال اسے پکڑایا ہی جائے گا خواہ وہ ہاتھ آگے بڑھا کر لے یا پیٹھ کے پیچھے چھپالے۔

11. Then soon he shall call for death.	تو عنقریب وہ پکارے گا موت کو۔	فَسَوۡفَ يَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ۙ﴿۱۱﴾
12. And he shall enter a blazing Fire.	اور داخل ہو گا وہ دہکتی آگ میں ۔	وَّيَصۡلٰى سَعِيۡرًا ؕ﴿۱۲﴾
13. Indeed, he had been among his family, rejoicing. *9	بیشک وہ رہتا تھا اپنے اہل و عیال ہی میں خوش خوش ۔ *9	اِنَّهٗ كَانَ فِىۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۳﴾

*9 That is, his way of life was different from that of God's righteous men, about whom in Surah At-Toor, Ayat 26, it has been said that they lived among their kinsfolk in fear and dread of God, i.e. they fear lest they should ruin their own Hereafter on account of their absorption in the love of children and endeavors for the sake of their well-being and

prosperity in the world. On the contrary, this man lived a life free from every care and worry and also helped his children and kinsfolk to enjoy life fully, no matter what wicked and immoral methods he had to use to procure the means of enjoyment, how he had to usurp the rights of others and transgress the bounds set by Allah for the sake of the worldly pleasures.

*9 یعنی اُس کا حال خدا کے صالح بندوں سے مختلف تھا جن کے متعلق سورہ طور (آیت ۲۶) میں فرمایا گیا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں میں خدا سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے، یعنی ہر وقت اُنہیں یہ خوف لاحق رہتا تھا کہ کہیں بال بچوں کی محبت میں گرفتار ہو کر ہم اُن کی دنیا بنانے کے لیے اپنی عاقبت برباد نہ کر لیں۔ اِس کے برعکس اُس شخص کا حال یہ تھا کہ اپنے گھر میں وہ چین کی بنسری بجا رہا تھا اور خوب بال بچوں کو عیش کرا رہا تھا، خواہ وہ کتنی ہی حرام خوریاں کر کے اور کتنے ہی لوگوں کے حق مار کر یہ سامانِ عیش فراہم کرے، اور اس لطف و لذت کے لیے خدا کی باندھی ہوئی حدوں کو کتنا ہی پامال کرتا رہے۔

14. Indeed, he thought that never is the return.	بیشک وہ تو خیال کرتا تھا کہ ہرگز نہیں لوٹنا۔	اِنَّهٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ ۚ‏ ﴿۱۴﴾
15. Nay but, indeed, his Lord was ever watching him. *10	کیوں نہیں بیشک اسکا رب اسکو دیکھ رہا تھا۔ *10	بَلٰٓى ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيۡرًا ؕ‏ ﴿۱۵﴾

*10 That is, it was against God's justice and His wisdom that He should overlook the misdeeds that he was committing and should not summon him before Himself to render his account of the deeds.

*10 یعنی یہ خدا کے انصاف اور اس کی حکمت کے خلاف تھا کہ جو کرتوت وہ کر رہا تھا ان کو وہ نظر انداز کر دیتا اور اسے اپنے سامنے بلا کر کوئی باز پرس اس سے نہ کرتا۔

16. So no, I swear by the twilight.	پس نہیں میں قسم کھاتا ہوں شام کی سرخی کی۔	فَلَآ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾
17. And the night and what it gathers.	اور رات کی اور جو وہ اکٹھا کر لیتی ہے۔	وَالَّیۡلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾
18. And the moon when it becomes full.	اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے۔	وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾
19. You will surely embark upon state after state. *11	تم ضرور چڑھو گے درجہ بدرجہ *11 ۔	لَتَرۡکَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ؕ﴿۱۹﴾

*11 That is, you will not remain in one and the same state, but will have to pass through countless stages gradually, from youth to old age, from old age to death, from death to *barzakh* (the intermediary state between death and Resurrection), from *barzakh* to Resurrection, from Resurrection to the Plain of Assembly, then to the Reckoning, and then to the meting out of rewards and punishments. An oath has been sworn by three things to confine this:

(1) By the twilight.

(2) By the darkness of night and the gathering together in it of all those human beings and animals who remain scattered in the day time.

(3) By the moon's passing through different phases to become full. These are some of those things which testify that rest and stillness is unknown in the universe in which man lives. There is a continuous and gradual change taking

place everywhere. Therefore, the disbelievers are wrong in thinking that life comes to an end after man has breathed his last.

11*یعنی تمہیں ایک حالت پر نہیں رہنا ہے بلکہ جوانی سے بڑھاپے ، بڑھاپے سے موت، موت سے برزخ، برزخ سے دوبارہ زندگی، دوبارہ زندگی سے میدان حشر، پھر حساب وکتاب اور پھر جزا و سزا کی بے شمار منزلوں سے لازماً تم کو گزرنا ہو گا۔ اِس بات پر تین چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے۔ سورج ڈوبنے کے بعد شفق کی سرخی، دن کے بعد رات کی تاریکی اور اُس میں اُن بہت سے انسانوں اور حیوانات کا سمٹ آنا جو دن کے وقت زمین پر پھیلے رہتے ہیں ، اور چاند کا ہلال سے درجہ بدرجہ بڑھ کر بدر کامل بننا۔ یہ گویا چند وہ چیزیں ہیں جو اس بات کی اعلانیہ شہادت دے رہی ہیں کہ جس کائنات میں انسان رہتا ہے اس کے اندر ٹھیراؤ نہیں ہے، ایک مسلسل تغیر اور درجہ بدرجہ تبدیلی ہر طرف پائی جاتی ہے، لہٰذا کفار کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ موت کی آخری ہچکی کے ساتھ معاملہ ختم ہو جائے گا۔

20. Then, what is with them, they do not believe.	تو کیا ہوا ان لوگوں کو کہ نہیں وہ ایمان لاتے۔	فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾
21. And when is recited to them, the Quran, they do not fall prostrate. *12 (Sajda)	اور جب پڑھا جاتا ہے انکے سامنے قرآن تو نہیں سجدہ کرتے۔ *12 (سجدہ)	وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿٢١﴾ (سجدہ)

*12 They do not fall prostrate: they do not bow down to God out of fear of Him. To perform a *sajdah* (prostration) here is confirmed by the practice of the Prophet (peace be upon him). Imam Malik, Muslim and Nasai have related a tradition concerning Abu Huraira saying that he recited this Surah in the Prayer and performing a *sajdah* here and said: The Prophet (peace be upon him) performed a *sajdah*

at this point. Bukhari, Muslim, Abu Daud and Nasai have cited this statement of Abu Rafi: Abu Huraira recited this Surah in the Isha Prayer and performed a *sajdah*. When I asked why he had done so, he replied: I prayed under the leadership of Abul Qasim (peace be upon him) and he performed a *sajdah* here. Therefore, I will continue to perform this *sajdah* likewise as long as I live. Muslim, Abu Daud, Tirmidhi, Nasai, Ibn Majah and others have related another tradition saying that Abu Huraira said: We performed *sajdah* behind the Messenger (peace be upon him) of Allah in this Surah and in *Iqra bi-ismi Rabbik-alladhi khalaq*.

12*یعنی ان کے دل میں خدا کا خوف پیدا نہیں ہوتا اور یہ اُس کے آگے نہیں جھکتے۔ اِس مقام پر سجدہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے۔ امام مالک، مسلم اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے نماز میں یہ سورہ پڑھ کر اِس مقام پر سجدہ کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سجدہ کیا ہے۔ بخاری، مسلم، ابو داؤد اور نسائی نے ابورافع کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے عشا کی نماز میں یہ سورہ پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور حضورؐ نے اس مقام پر سجدہ کیا ہے، اس لیے میں مرتے دم تک یہ سجدہ کرتا رہوں گا۔ مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ وغیرہ ہم نے ایک اور روایت نقل کی ہے جس میں حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اِس سورہ میں اور اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ میں سجدہ کیا ہے۔

22. But those who disbelieved, they deny.	بلکہ وہ جنہوں نے کفر کیا جھٹلاتے ہیں۔	بَلِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُکَذِّبُوۡنَ ﴿۲۲﴾

23. And Allah knows best of that which they keep (in their hearts).*13	اور اللہ خوب جانتا ہے اسکو جو وہ رکھتے ہیں (اپنے دلوں میں) *13 ۔	وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُوۡعُوۡنَ ۖ ﴿۲۳﴾

*13 Another meaning can also be: Allah knows best what disbelief, malice, hostility to the truth and evil intentions and designs they keep in their breasts.

*13 دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنے سینوں میں کفر اور عناد اور عداوت حق اور برے ارادوں اور فاسد نیتوں کی جو گندگی انہوں نے بھر رکھی ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

24. So, give them the tidings of a punishment which is painful.	تو خبر سنا دو انکو عذاب کی جو دکھ دینے والا ہے ۔	فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۙ ﴿۲۴﴾
25. Except those who believed and did righteous deeds, for them is a reward uninterrupted.	مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کرتے رہے نیک اعمال۔ ان کے لئے ہے اجر نہ ختم ہونے والا۔	اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۲۵﴾